9506-جہاد میں والدین کی اجازت

سوال

میں جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق ایک سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں، یہ علم میں رہے کہ میں اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا ہوں اور میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں، اور والدہ موجود ہیں، میری بیوی اور بچے بھی ہیں، میں نے والدہ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی لیکن انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا؛ تو کیا میں جہاد کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

جہاد فی سبیل اللہ افضل اور بہترین عمل ہے، اور اسی طرح والدین کی اطاعت و فرمانبرداری بھی، اور جب کوئی شخص شرعی جہاد پر جانا چاہے تو اسے والدین کی اجازت لینی چاہیے، اگر تو وہ اسے اجازت دیتے ہیں تو ٹھیک وگرنہ وہ جہاد میں نہ جائے، بلکہ وہ ان کی خدمت کرے، کیونکہ ان دونوں یا ان میں سے کسی ایک کے پاس رہنا اور ان کی خدمت کرنا بھی جہاد کی ایک قسم ہے.

اس کی دلیل ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا : اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین عمل کونسا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وقت پر نماز کی ادائیگی کرنا.

میں نے کہا : پھر کونسا ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنا

میں نے کہا : پھر کونسا ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"جہاد فی سبیل اللہ.

مجھے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بتایا، اگر میں اور زیادہ دریافت کرتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی
زیادہ بیان کرتے.

صحیح بخاری (134/1) صحیح مسلم (
.(90–89/1

اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی
عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور جہاد
میں جانے کے لیے اجازت طلب کی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تیرے والدین زندہ ہیں ؟

وہ کہنے لگا : جی ہاں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"ان دونوں میں جہاد کرو"

صحیح بخاری (18/4)

اور ایک روایت میں ہے :

ایک شخص آکر کہنے لگا اے اللہ تعالی
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ جہاد میں جانے کے لیے آیا ہوں، میں آیا
تو میرے والدین رو رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم واپس جاؤاور جس طرح انہیں
رلایا ہے، اسی طرح انہیں ہنساؤ"

مسند احمد(160/2) سنن ابوداود
(38/3).

اور ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ :

"ایک شخص نے یمن سے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت
کیا :

"کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے ؟

تو وہ کہنے لگا : میرے والدین، تو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

کیا انہوں نے تجھے اجازت دی ہے ؟

اس شخص نے جواب دیا، نہیں،

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"تم ان کے پاس واپس جا کر اجازت
مانگو، اگر تو وہ تمہیں اجازت دے دیتے ہیں تو تم جہاد کرلینا، اور اگر اجازت نہ دیں
تو ان دونوں کی خدمت کرنا اور حسن سلوک کرنا"

مسند احمد(75/3–76) سنن ابو
داود(39/3).

اور معاویہ بن جاھمۃ سلمی رضی اللہ
تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاھمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے
لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میں جہاد کرنا چاہتا ہوں، اور آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"کیا تیری والدہ ہے؟

اس نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کی خدمت کے لیے وہیں رہو کیونکہ
اس کے پاؤں کے قریب جنت ہے"

مسند احمد (429/3) سنن نسائی (6
/11).

یہ سارے دلائل اور اس کے معنی میں
دوسرے دلائل اس شخص کے متعلق ہیں جس پر جہاد فرض عین نہیں ہوا، اور جب جہاد فرض عین
ہو جائے تو جہاد ترک کرنا معصیت اور گناہ ہے، اور پھر خالق و مالک اللہ عزوجل کی
معصیت و نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی.

اور جہاد فرض عین ہونے کی صورت یہ ہے
کہ جب وہ میدان جنگ میں صفوں کے درمیان ہو، یا امام اور خلیفہ و حکمران عام جہاد کا
اعلان کر دے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے،
اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام
پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.